اخبار اقبالیات

مرتبہ : ڈاکٹر وحید عشرت

www.IqbalCyberLibrary.Net
All rights reserved.
©2002-2006

شعبہ فلسفہ‘ پنجاب یونیورسٹی کے زیراہتمام تیسری بین الاقوامی اقبال کانگرس کا انعقاد

عرصہ ہوا کہ پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ فلسفہ نے مطالعہ اقبال کی فلسفیانہ روایت کی تشکیل کا بیڑا اٹھایا تھا۔ اس سلسلے میں دو بین الاقوامی اقبال کانگرسیں منعقد ہوئیں جن کے درمیان وقفہ خاصا طویل تھا لیکن ان میں پیش کیے جانے والے مقالے بلا شبہ اقبالیات میں ایک نئی جہت متعارف کروانے کا امکان رکھتے تھے۔ دوسری کانگرس کے بعد اتنا وقت گزر چکا تھا کہ یوں لگنے لگا تھا کہ شعبہ فلسفہ اور پنجاب یونیورسٹی شاید اپنے اس دیرینہ منصوبے سے دست بردار ہو چکی ہے۔ لیکن ہماری خوش قسمتی ہے کہ ایسا نہیں تھا۔ یونیورسٹی کے موجودہ شیخ الجامعہ جناب خالد حمید شیخ صاحب کی نگرانی میں فلسفے کا شعبہ اور علامہ اقبال کانگرس کی کمیٹی اس روایت کی تجدید پر کمربستہ ہوئے اور سخت تگ و دو کے بعد بالآخر تیسری بین الاقوامی اقبال کانگرس کا انعقاد کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس مہم میں انہیں اقبال اکادمی اور یونیورسٹی کے شعبہ اردو اور شعبہ اقبالیات کا تعاون بھی حاصل رہا۔

۹ نومبر ۱۹۹۸ کو فیصل ہال‘ نیو کیمپس میں صدر پاکستان جناب محمد رفیق تارڑ نے کانگرس کا افتتاح کیا۔ اختتام ۱۱ نومبر ۱۹۹۸ کو گورنر پنجاب جناب شاہد حامد کے خطبے پر ہوا۔

ان چار دنوں میں مقالہ خوانی کے کئی دور ہوئے۔ اس کے علاوہ الحمرا میں ایک خصوصی نشست ہوئی جس میں کلام اقبال تحت اللفظ اور ترنم کے ساتھ سنایا گیا۔ کچھ سرکاری و غیر سرکاری اداروں اور گورنر پنجاب کی طرف سے مندوبین کو ضیافتیں بھی دی

گئیں ۔ اقبال اکادمی نے مصور اقبال جناب اسلم کمال کی تصویروں کی نمائش کا بھی اہتمام کیا ۔ یہ نمائش کانگرس کے اختتام تک جاری رہی ۔ اس موقع پر اکادمی نے اپنی مطبوعہ کتابوں کے ساتھ وہ خصوصی آڈیو اور وڈیو کیسٹ بھی فروخت کے لیے پیش کیے جن میں کلام اقبال کو نادر صدا کاروں اور گلوکاروں کی آواز میں محفوظ کیا گیا ہے ۔

نمائش کی تفصیل حسب ذیل تھی :

☆ قومی اور بین الاقوامی زبانوں میں تراجم اقبال کی نمائش

☆ علامہ اقبال کی بیاضوں اور دستاویزات کی نمائش

☆ علامہ اقبال کے خطوط کی نمائش

☆ تصاویر اقبال کی نمائش

☆ مصور اقبال جناب اسلم کمال کی مصوری کی نمائش

☆ اقبال اکادمی کی مطبوعات کی نمائش و فروخت

☆ مجلات اقبال کی نمائش و فروخت

☆ کلام اقبال / حیات اقبال پر مبنی آڈیو ' وڈیو کیسٹوں کی نمائش و فروخت

جن حضرات نے اپنے مقالے پیش کیے ' ان کی تفصیل کانگریس کے پروگرام میں دیکھی جا سکتی ہے ۔

تیسری بین الاقوامی اقبال کانگرس

(۹ ۔ ۱۱ نومبر ۱۹۹۸)

فیصل آڈیٹوریم ' جامعہ پنجاب

قائداعظم کیمپس ' لاہور

پروگرام

۹ / نومبر

۰۹:۰۰	مندوبین کی رجسٹریشن
۱۰:۰۰	مزار اقبال کی جانب روانگی برائے فاتحہ خوانی و گل پوشی
۱۱:۳۰	اقبال میوزیم کا دورہ
	ضیافت منجانب اقبال اکادمی
۱۲:۴۵	قائداعظم کیمپس کو واپسی

افتتاحی اجلاس

۱۴:۵۰	مہمانوں کی تشریف فرمائی
۱۵:۰۰	تلاوت قرآن حکیم
۱۵:۱۰	کلام اقبال
۱۵:۲۰	خطبہ استقبالیہ پروفیسر ڈاکٹر خالد حمید شیخ، شیخ الجامعہ
۱۵:۳۵	خطبہ افتتاحیہ جناب محمد رفیق تارڑ، صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان
۱۶:۰۰	صدر مملکت کے ہاتھوں اقبال اکادمی کی طرف سے لگائی گئی کتابوں، تصویروں اور آثار اقبال کی نمائش کا افتتاح

☆

پہلا دور

(۹ نومبر)

۱۸:۰۰ تا ۲۰:۰۰

چیئرمین: جسٹس (ریٹائرڈ) ڈاکٹر جاوید اقبال

شریک چیئرمین: پروفیسر ڈاکٹر وحید قریشی
ڈاکٹر خلیل ٹوکر (ترکی)

مقالات

۱۔ جسٹس (ریٹائرڈ) ڈاکٹر جاوید اقبال
اقبال اور تہذیبوں کا مکالمہ

۲۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالمغنی (بھارت)
نیا عالمی نظام: اقبال کا تصور

۳۔ ڈاکٹر ابصار احمد
اپنی خودی پہچان: فلسفہ اقبال اور معاصر فلسفے کی شہادت

۴۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالخالق
اقبال کا تصور توحید باری

۵۔ ڈاکٹر نعیم احمد
اقبال اور نو فلاطونیت کی تنقید

۶ ۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی
اقبال کے تصور جہاد کی معنویت
۷ ۔ پروفیسر ڈاکٹر قاضی عبدالقادر
اسلامی معاشرے میں تغیر کی حرکیات
۸ ۔ سوال و جواب

☆

دوسرا دور
(۱۰ نومبر)
۹:۰۰ تا ۱۱:۰۰

چیئرمین : پروفیسر ڈاکٹر رفیق احمد
شریک چیئرمین : پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر
پروفیسر اعلا خان افصح زاد (تاجکستان)

مقالات
۱ ۔ ڈاکٹر تحسین فراقی
نیا نظام عالم اور فکر اقبال
۲ ۔ میر قاسم علی
مسئلہ وطنیت اور اقبال کا تصور وطنیت
۳ ۔ پرفیسر ڈاکٹر ایس ایم اے سعید
اقبال اور اسلامی نشاۃ ثانیہ
۴ ۔ پروفیسر ڈاکٹر فتح محمد ملک
اقبال کا تصور اسلامی وطنیت
۵ ۔ پروفیسر وقار احمد
علم الاقتصاد : ایک جائزہ
۶ ۔ ڈاکٹر صبور غیور
اقبال : ملازمت ' آمدن اور سرمائے کی افزائش
۷ ۔ سوال و جواب

☆

تیسرا دور

(۱۰ نومبر)

۳۰ : ۱۱ تا ۰۰ : ۱۳

چیئرمین : پروفیسر ڈاکٹر عبدالمغنی (بھارت)
شریک چیئرمین : پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر
جناب مجیب الرحمٰن (بنگلہ دیش)

مقالات

۱۔ ڈاکٹر اسلم انصاری
اقبال کا فلسفہ خودی اور مسلم نوجوانوں کی تعلیم و کردار سازی میں اس کی اہمیت

۲۔ پروفیسر بختیار حسین صدیقی
قومی تشخص کی حفاظت ۔ آج کے نوجوانوں کی تعلیم کا مسئلہ

۳۔ ڈاکٹر خلیل ٹوکر (ترکی)
اقبال اور ترک نوجوان

۴۔ پروفیسر اعلا خان افصح زاد (تاجکستان)
اقبال اور تاجیک نوجوان

۵۔ پروفیسر ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار
اقبال کا پیغام نوجوان ملت کے نام

۶۔ پروفیسر صابر کلوروی
اقبال اور وسط ایشیا

۷۔ پروفیسر ڈاکٹر وحید قریشی
نئے عالمی نظام اور اقبال کا تصور ثقافت

۸۔ سوال و جواب

☆

چوتھا دور

(۹ نومبر)

۰۰ : ۱۵ تا ۳۰ : ۱۶

چیئرمین : میر قاسم علی
شریک چیئرمین : پروفیسر ڈاکٹر سید محمد اکرم شاہ
پروفیسر محمد سعید شیخ

مقالات

۱۔ جناب مجیب الرحمٰن (بنگلہ دیش)
اقبال ۔ تنقید جمہوریت
۲۔ پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر
عالم اسلام میں اتحاد
۳۔ ڈاکٹر محمد صدیق شبلی
مسئلہ وطنیت اور اقبال
۴۔ پروفیسر عبدالواحد
وحدت عالم اسلامی
۵۔ پروفیسر ایوب صابر
علامہ اقبال اور مسئلہ قومیت
۶۔ ڈاکٹر وحید عشرت
اقبال اور جمہوری خلافت کا تصور
۷۔ پروفیسر ڈاکٹر ظہور احمد اظہر
مغربی تصور قومیت اور ترک و عرب، اقبال کے تناظر میں
۸۔ سوال و جواب

☆

کلام اقبال ساز و آہنگ کے ساتھ ۱۸:۰۰ تا ۲۰:۰۰
الحمرا ہال ۳، شاہراہ قائداعظم، لاہور

☆

پانچواں دور
(۱۱ نومبر)
۹:۰۰ تا ۱۱:۰۰

چیئرمین : پروفیسر محمد سعید شیخ
شریک چیئرمین : پروفیسر ڈاکٹر قاضی عبدالقادر
پروفیسر ڈاکٹر فتح محمد ملک

مقالات

۱۔ پروفیسر ڈاکٹر سید محمد اکرم شاہ
خودی اور خود انحصاری
۲۔ جناب محمد سہیل عمر

اقبال اور تصور عشق ۔ ابتدائی ملاحظات

۳ ۔ احمد جاوید
رومی ۔ مرشد اقبال
۴ ۔ ڈاکٹر نذیر قیصر
رومی ۔ مرشد اقبال
۵ ۔ پروفیسر سعد اللہ اے یلداشیف (ازبکستان)
علامہ اقبال کے آثار میں وسطی ایشیا کا ذکر
۶ ۔ ڈاکٹر آغا یمین
علامہ اقبال کا پیغام عصر حاضر کے مسلمان کے نام
۷ ۔ سوال جواب

☆

چھٹا دور
(۱۱ نومبر)
۱۱:۳۰ تا ۰۰:۱۳

چیئرمین: جناب مجید نظامی
شریک چیئرمین: پروفیسر ایس ایم اے سعید
پروفیسر سعد اللہ یلداشیف (ازبکستان)

مقالات
۱ ۔ پروفیسر محمد انور صادق
شعور نبوت اور شعور ولایت
۲ ۔ ڈاکٹر محمد معروف
اقبال اور وحدت عالم اسلامی
۳ ۔ ڈاکٹر شہزاد قیصر
ختم نبوت کی معنویت
۴ ۔ پروفیسر عطیہ سید
اقبال اور صدرالدین شیرازی
۵ ۔ پروفیسر ڈاکٹر سلیم اختر
الہامی اور متصوفانہ واردات فکر اقبال کے تناظر میں
۶ ۔ سوال جواب

☆

IqbalCyberLibrary.Net All rights reserved ©2002-2006

اختتامی اجلاس

(۱۱ نومبر)

۱۴:۵۰	مہمانوں کے تشریف فرمائی
۱۵:۰۰	تلاوت قرآن حکیم
۱۵:۱۰	کلام اقبال
۱۵:۲۵	خطبہ استقبالیہ پروفیسر ڈاکٹر خالد حمید شیخ، شیخ الجامعہ پنجاب
۱۵:۳۵	غیر ملکی مہمانوں کے تاثرات
۱۵:۵۰	خطاب جناب شاہد حامد، گورنر پنجاب
۱۶:۱۵	آثار اقبال، مطبوعات اکادمی اور جناب اسلم کمال کی تصاویر پر مشتمل نمائش کا معائنہ

اقبال اکادمی کی نمائندگی جناب محمد سہیل عمر، ڈاکٹر وحید عشرت اور احمد جاوید نے کی اور مختلف نشستوں میں مقالات پیش کیے۔

تمام مندوبین یوم ولادت اقبال یعنی ۹ نومبر کو مزار اقبال پر بھی حاضر ہوئے۔

یہ کانگرس انتظامی لحاظ سے تو یقیناً کامیاب رہی تاہم مقالات کا معیار پچھلی دو کانگرسوں کے مقابلے میں خاصا کم بلکہ قدرے مایوس کن تھا۔ یہ بڑی خطرناک بات ہے کہ اہل علم و فن کے حلقے میں بھی مطالعہ اقبال کی سطح روز بروز گرتی جا رہی ہے۔

علامہ اقبال پر ٹیلی فلم کا منصوبہ

تقریباً ہر قوم اپنے مشاہیر کی زندگی اور اپنی تاریخ کو فلموں کے ذریعے بھی مشتہر کرتی ہے۔ خود ہمارے ہاں بھی قائد اعظم کی زندگی اور ان کی سیاسی جدوجہد پر دو فلمیں حال ہی میں تیار کی گئی ہیں۔ ایک بڑی سکرین کے لیے اور دوسری ٹیلی وژن کے لیے۔ ماضی میں اس سلسلے میں اقبال پر بھی کچھ کام ہوئے لیکن وہ ہر لحاظ سے ادھورے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی کام فلم یا ٹیلی فلم کی تعریف پر پورا نہیں اترتا۔

IqbalCyberLibrary.net ©2006

اس کمی کو پورا کرنے کے لیے ایران اور پاکستان کے ٹی وی اور فلمی اداروں کے مابین ایک بڑا منصوبہ زیر عمل ہے۔ ۵ اگست ۱۹۹۷ کو پہلی مرتبہ خانہ فرہنگ ایران 'اقبال اکادمی اور پاکستان ٹیلی وژن کارپوریشن کے نمائندوں نے ڈاکٹر جاوید اقبال کی سربراہی میں اس منصوبے کے ابتدائی خاکے اور ضروری جزئیات پر غور کیا۔ اس کے بعد بھی مشاورت اور غور و فکر کے لیے وقتاً" فوقتاً" اجلاس ہوتے رہے۔ آخر کار یہ طے پایا کہ ایران اور پاکستان کے اشتراک سے اقبال پر ایک ٹیلی فلم بنائی جائے گی جو بنیادی طور پر اردو میں بنے گی' بعد میں اسے فارسی 'انگریزی اور دوسری زبانوں میں ڈب کیا جائے گا۔ یہ فلم ایران کی مالی معاونت سے پاکستان ٹیلی وژن تیار کرے گا۔ اس سلسلے میں ایران سے ایک سرکاری وفد کی آمد متوقع ہے جو باقاعدہ حکومتی سطح پر ایک معاہدہ کرے گا۔

یہ بھی طے پایا کہ ڈاکٹر جاوید اقبال کی مشہور کتاب "زندہ رود" کو بنیاد بنا کر سب سے پہلے ضروری سوانحی مواد ترتیب کے ساتھ یکجا کیا جائے اور اس کام میں دوسری مستند کتابوں اور تحریروں سے بھی مدد لی جائے تاکہ حیات اقبال کا کوئی اہم گوشہ اوجھل نہ رہ جائے۔ یہ کام اقبال اکادمی کی نگرانی میں ماہرین کی ایک کمیٹی انجام دے گی۔ جس کے سربراہ محمد سہیل عمر' ناظم اقبال اکادمی ہوں گے۔ یہ کمیٹی ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی' ڈاکٹر تحسین فراقی اور ڈاکٹر خورشید رضوی پر مشتمل ہوگی۔ ڈاکٹر وحید عشرت ناظم اکادمی کی معاونت کریں گے۔ یہ کمیٹی فلم کی لوکیشنز بھی طے کرے گی تاکہ وہ مقامات جو اقبال کی زندگی میں کسی طرح کی اہمیت رکھتے ہیں 'اس فلم میں آجائیں۔

اب تک کی صورت حال یہ ہے کہ کمیٹی اپنا کام مکمل کر کے خانہ فرہنگ ایران اور اقبال اکادمی کو پیش کر چکی ہے۔ دیگر مالیاتی اور تکنیکی امور میں جو پیش رفت درکار ہے 'اس کا انتظار ہے۔

جامعہ الازہر' قاہرہ میں یوم اقبال

پروفیسر ڈاکٹر سید محمد طنطاوی' شیخ الجامعہ الازہر کی سرپرستی اور پروفیسر ڈاکٹر احمد عمر ہاشم' صدر جامعہ الازہر یونیورسٹی کی صدارت میں پاکستانی سفارت خانہ اور جمعیۃ اصدقا اقبال' "قاہرہ" کے تعاون سے ناصر سٹی قاہرہ میں واقع جامعہ الازہر کے مرکزی کانفرنس ہال میں ۱۹ نومبر ۱۹۹۸ کی شام علامہ محمد اقبال کے یوم ولادت کے حوالے سے ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں مختلف جامعات کے اساتذہ اور ان کے شعبہ اردو کے طلبہ بھاری تعداد میں شریک ہوئے۔ مصری ریڈیو اور ٹی وی نے اس

اجتماع کی کوریج کا اہتمام کیا ۔

مشہور مصری قاری شیخ علا الدین کی تلاوت سے تقریب کا آغاز ہوا ۔ پروفیسر ڈاکٹر احمد عمر ہاشم نے "اقبال بحیثیت اسلامی مفکر اور معاشرتی مصلح" اور پروفیسر ڈاکٹر حسین مجیب المصری نے "اقبال اور عرب" کے موضوع پر خطاب کیا ۔ مستشار محمد التہامی نے "اقبال ۔۔۔ مسجد اقصیٰ کی دیواروں میں" کے عنوان سے اپنا طویل عربی قصیدہ سنایا ۔ ان کے بعد پاکستان میں مصر کے سابق سفیر جناب عزالدین شرف نے "اقبال ، مصر اور عالم عرب" کے حوالے سے ایک فکر انگیز گفتگو کی ، پھر پروفیسر ڈاکٹر سعد ظلام نے اقبال کی مدح میں اپنا عربی قصیدہ "اقبال ، میرالعما" سنا کر سامعین سے خوب داد لی ۔ اس اثر انگیز قصیدے کے بعد شیخ الازہر کے نمائندے شیخ جمال الدین نے مختصر خطاب فرمایا ۔ آخر میں سفیر پاکستان جناب طیب صدیقی تشریف لائے اور اختتامی کلمات ادا فرمائے ۔

خدا بخش جرنل کا تازہ شمارہ

خدا بخش لائبریری پٹنہ کے علمی و ادبی جریدے کا تازہ شمارہ بابت دسمبر ۱۹۹۸ شائع ہو گیا ہے ۔ جس میں دس موضوعات پر ۱۳ مفصل مقالے موجود ہیں ۔ اردو زبان میں شائع ہونے والے اس جریدے کو دنیائے علم و ادب میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے ۔ زیر نظر شمارے کے انگریزی حصے میں اقبالیات کے موضوع پر ڈاکٹر جاوید اقبال کی دو تحریریں اور اسلامی ثقافت پر محمد مارڈیوک پکتھال کا مقالہ "اسلامی ثقافت : عروج و زوال کے اسباب" خاص طور پر قابل ذکر ہیں ۔

اقبال اکیڈمی (یو ۔ کے) میں سعید حسن بٹ میموریل لیکچر اور مشاعرہ

اقبال اکیڈمی (یو کے) اپنے بانی جناب سعید حسن بٹ مرحوم کی یاد میں ہر سال ایک یادگاری لیکچر کا اہتمام کرتی ہے ، اس برس کا لیکچر اکیڈمی کے موجودہ صدر نشین ، ڈاکٹر سعید اختر درانی نے دیا جس کا عنوان تھا "اقبال ۔۔۔ مشرق و مغرب کے درمیان ایک پل" ۔

یہ تقریب انجمن ترقی اردو ، برمنگھم کے اشتراک برمنگھم یونیورسٹی کے کونسل چیمبر میں منعقد ہوئی ۔ مرکزی مقرر ڈاکٹر درانی کے علاوہ بھارت سے آئے ہوئے ممتاز اقبال شناس پروفیسر جگن ناتھ آزاد ، انجمن ترقی اردو ، دہلی کے معتمد اور نامور ماہر غالبیات ڈاکٹر خلیق انجم اور علی گڑھ یونیورسٹی کے شعبہ عربی کے استاد اور مجلہ "نیا سفر" کے مدیر پروفیسر

نثار احمد فاطمی نے بھی خطاب کیا۔

بی بی سی لندن کے جناب رضا علی عابدی اور محترمہ دردانہ انصاری نے بھی کارروائی میں حصہ لیا۔ نظامت کے فرائض اکیڈمی کے سیکرٹری جناب داور توفیق نے انجام دیے۔۔۔ اس تقریب کے انتظامات میں پاکستان سٹوڈنٹس سوسائٹی، برمنگھم یونیورسٹی نے بھی شرکت کی۔

ڈاکٹر درانی نے اپنے لیکچر کا آغاز علامہ کے اس شعر سے کیا کہ:

درویش خدامست نہ شرقی ہے نہ غربی
گھر میرا نہ دلی، نہ صفاہاں، نہ سمرقند

اور کہا کہ ان کی کتاب پیام مشرق، المانوی حکیم گوئٹے کے جواب میں لکھی گئی تھی، جس نے اپنے "دیوان مشرقی و مغربی" کے صفحہ اول پر اپنے ہاتھ سے تحریر کیا تھا کہ: الدیوان الشرقی للمئولف الغربی" ڈاکٹر درانی نے کہا کہ جہاں اقبال نے تہذیب مغرب کی خرابیوں اور کوتاہیوں پر یہ کہہ کر گرفت کی کہ

"بے کاری و عریانی و مے خواری و افلاس
کیا کم ہیں فرنگی مدنیت کے فتوحات"

وہاں ان کے علم و ہنر کی بھی کھلے دل سے تعریف کی ہے۔

"کھلے ہیں سب کے لیے غریبوں کے مے خانے
علم تازہ کی سرمستیاں گناہ نہیں"

اسی پر علامہ نے مشرق کی روایت پرستی اور کم کوشی پر بھی سخت وار کیے ہیں۔

"تھا جہاں مدرسہ شیری و شاہنشاہی
آج ان خانقاہوں میں ہے فقط روباہی"

مگر ساتھ ہی ساتھ تابناک مشرقی اقدار کی تعریف بھی کی ہے:

"رکھتا ہے اب تک مے خانہ مشرق
وہ مے کہ جس سے روشن ہے ادراک"

یوں علامہ اقبال نے ہمیں "خذ ما صفا و دع ما کدا" کا قرآنی سبق یاد دلایا ہے۔
وہ مشرق اور مغرب کے درمیان پل تھے، جس کی ترجمانی ان کا یہ فارسی شعر کرتا ہے کہ:

خرد افروز مرا درس حکیمان فرنگ
سینہ افروخت مرا صحبت صاحب نظراں

مہمان خصوصی پروفیسر جگن ناتھ آزاد نے جلسے سے اردو میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تیسری مرتبہ ہے کہ وہ پچھلے سات سال کے دروان برطانیہ میں اقبال اکیڈمی (یو۔کے) کے پلیٹ فارم سے خطاب کر رہے ہیں۔ اکادمی، علامہ اقبال کی تعلیمات کے

فروغ میں اہم کردار ادا کر رہی ہے ۔ انھوں نے اقبال کے فلسفے کے ماخذ پر سیر حاصل گفتگو کی اور کہا کہ اقبال کے چشمہ افکار کا منبع بنیادی طور پر قرآن و حدیث ہیں ۔ تمام مغربی فلسفیوں کا انھوں نے دقیق مطالعہ کیا ' اور جو چیزیں اس قابل تھیں کہ وہ مشرق کو پیش کی جائیں انھیں قبول کیا ' اور جو نظریات نا قابل قبول تھے ' ان کی تردید فرمائی ۔ پروفیسر آزاد نے کہا کہ اقبال کو سمجھنے کے لیے اسلامی افکار و فلسفہ کو سمجھنا ضروری ہے ' جو کہ ایک غیر مسلم کے لیے اور بھی مشکل ہے ۔ مگر میں فکر اور سوچ کی اس منزل پر ہوں جہاں رنگ و نسل کے فرق مٹ جاتے ہیں ۔

ڈاکٹر خلیق انجم معتمد عمومی ' انجمن ترقی اردو (ہند) نے بھارت میں اردو کے پس منظر اور موجودہ صورت حالات پر بے حد عالمانہ گفتگو کی اور کہا کہ ہر چند کہ بھارت میں اردو کو مشکلات اور تعصبات کا سامنا ہے ' تاہم اردو ملک کی بیس سب سے بڑی زبانوں میں چھٹے نمبر پر ہے ' اور بھارت میں شائع ہونے والے اخبارات و رسائل کے لحاظ سے تیسرے نمبر پر ہے ' یعنی ہندی اور انگریزی کے فوراً" بعد بلکہ بعض شعبوں میں یہ دوسری سب سے بڑی زبان ہے ۔ یوں اردو بھی ہندوستان کے طول و عرض میں کسی نہ کسی شکل میں بولی اور سمجھی جاتی ہے ۔ انھوں نے کہا کہ اردو کے تحفظ اور پرچار کے لیے ان کی انجمن ترقی اردو کی کوششیں فتح اور ناکامی کے بین بین ہیں لیکن یہ جہاد جاری رہے گا اور ان کے خیال میں کم از کم اگلے دو سو سال تک اردو کو بھارت میں کوئی شدید خطرہ لاحق نہیں ہے ۔

جلسے کے پہلے دور کے شروع میں محترمہ دردانہ انصاری نے اپنی مسحور کن آواز میں کلام اقبال سنایا ۔ حاضرین تقریب کا آغاز الصحرہ سکول برمنگھم کے نوعمر طالب علم عمران مسعود نے تلاوت قرآن حکیم سے کیا ' جس کے بعد آدم چغتائی نے کلام اقبال ترنم سے پیش کیا ۔ جلسے کا دوسرا دور مشاعرے پر مشتمل تھا ' جس کی نظامت انجمن ترقی اردو برمنگھم کے عہدہ دار ڈاکٹر حسن صفی نے کی ۔ وقت کی کمی کی وجہ سے محترمہ دردانہ انصاری سے کلام اقبال پڑھوانے کے بعد انھوں نے برمنگھم کی صرف تین خواتین شاعرات کو دعوت سخن دی ' یعنی محترمہ طلعت سلیم ' محترمہ طاہرہ صفی اور محترمہ یاسمین صاحبہ ' جس کے بعد صرف باہر سے مدعو مرد شعرا کو زحمت کلام دی گئی یعنی برسٹل سے اکبر حیدر آبادی ' علی گڑھ سے ڈاکٹر سعید الظفر چغتائی اور جلسے کے مہمان خصوصی ' پروفیسر جگن ناتھ آزاد ' جلسے کے خاتمے پر اقبال اکیڈمی (یو کے) کے ایک فعال رکن ' مروت حسین نے اپنے ریستوران میں مہمانوں کی ایک بڑے پر تکلف عشائیے سے تواضع کی ۔ جس کے بعد بیرون ملک سے آنے ہوئے مہمانوں کو اکیڈمی کی جانب سے خوب صورت تحفے تحائف بھی پیش کیے گئے ۔

اقبال اور قرآن کانفرنس

بزم طلوع اسلام لاہور نے ایوان اقبال لاہور میں اقبال اور قرآن کے نام سے یکم نومبر ۱۹۹۸ کو ایک کانفرنس منعقد کی جس کی صدارت سابق نگران وزیر اعظم معراج خالد نے کی۔ کانفرنس میں مقالات پڑھے اور شائع کر کے تقسیم کیے گئے۔ مقالہ پڑھنے والوں میں میجر جنرل غلام محمد عمر، ڈاکٹر محمد یامین، پروفیسر فتح محمد ملک، ڈاکٹر عبدالخالق، ڈاکٹر محمد معروف، ڈاکٹر نعیم احمد، ڈاکٹر وحید عشرت، چودھری عبداللطیف، طارق عزیز، ایم۔ این۔ اے شامل تھے۔ جنہوں نے علامہ اقبال کے فلسفہ قرآن کو عملی طور پر نافذ کرنے پر زور دیا۔ صدارت پروفیسر زیڈ اے نظامی، چانسلر، سرسید یونیورسٹی، کراچی نے کی۔

پروفیسر اسلوب احمد انصاری کی پاکستان آمد

مدیر نقوش جاوید طفیل کے ہاں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے ممتاز استاد اور ماہر اقبالیات پروفیسر اسلوب احمد انصاری تشریف لائے۔ متعدد لوگوں نے ان سے سوال و جواب کیے۔ ان کی کتاب "علامہ اقبال کی طویل نظمیں اور غزلیں" اقبالیات میں اہم اضافہ ہے۔ اس تقریب میں ڈاکٹر وحید قریشی، ڈاکٹر وزیر آغا، اسلم کمال، ڈاکٹر انور سدید، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر تحسین فراقی، پروفیسر جعفر بلوچ، ڈاکٹر وحید عشرت نے شرکت کی جبکہ جناب حفیظ تائب نے اپنی نعت سنائی۔

گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز میں یوم اقبال

گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور میں یوم اقبال کی تقریب منعقد ہوئی جس میں مہمان مقرر ڈاکٹر وحید عشرت تھے۔ ان سے قبل طالب علموں نے اقبال کے مختلف تصورات پر پرجوش مقالات پڑھے۔ پروفیسر محمد صدیق، پرنسپل صاحب اور مہمان مقرر نے انعامات تقسیم کیے۔

غلام نبی خیال کی اقبال اکادمی آمد

جموں و کشمیر سے پاکستان ٹیلی ویژن کے نمائندے، ممتاز صحافی، ادیب اور شاعر غلام نبی خیال اقبال اکادمی تشریف لائے۔ ان کی کتاب "اقبال اور تحریک آزادی" کشمیر

دہلی سے شائع ہو چکی ہے جو اقبال اکادمی میں زیر طبع ہے۔

انور ابراہیم سابق نائب وزیر اعظم ملایشیا کا ابتلا

کوالالمپور ملایشیا میں یوم اقبال کی بین الاقوامی تقریبات اور نمائش منعقد کرنے والے ممتاز ملایشائی رہنما انور ابراہیم کو سیاسی اختلافات کی بنا پر گھناؤنے الزامات کے تحت قید و بند کی صعوبتوں سے گذارا جا رہا ہے جس پر پوری دنیا میں احتجاج ہوا۔

علامہ اقبال اور قاضی نذر الاسلام پر علامہ اقبال ریسرچ اکادمی بنگلہ دیش کا سیمینار

علامہ اقبال ریسرچ اکادمی بنگلہ دیش کے زیر اہتمام ۶ ۔ ۷ نومبر ۱۹۹۸ کو علامہ اقبال اور قاضی نذر الاسلام کے فکر و فن پر ایرانی کلچرل سنٹر ۸ اے دھان منڈی ڈھاکہ میں ایک سیمینار منعقد ہوا۔ دونوں شعرا نے برصغیر میں نو آبادیاتی نظام اور برصغیر کے مسلمانوں کے ابتلا کے حوالے سے جس جرات سے فکر انگیز شاعری کی' اس پر ان کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ سیمینار میں نذر الاسلام انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر سید انور حسین' جناب علی اورجی کلچرل قونصلیٹ ایران کے نگران' جناب ایم رشید چودھری' سابق مدیر ڈھاکہ ڈائی جسٹ' جناب ڈاکٹر حسین ایڈیٹر روزنامہ حزب اللہ پروفیسر سراج الحق صدر علامہ اقبال ریسرچ اکادمی' ایم اقبال بابو' ظہیر بسواس اور معروف شاعر امین الاسد نے خطاب کیا۔

گورنمنٹ کالج ماڈل ٹاؤن لاہور میں یوم اقبال

گورنمنٹ ڈگری کالج ماڈل ٹاؤن لاہور میں ۵ تا ۷ نومبر ۱۹۹۸ یوم اقبال کی تقریبات منعقد ہوئیں جن میں بین الکلیاتی مقابلے بھی کرائے گئے۔ ان تقریبات سے پروفیسر محمد نثار' پروفیسر شاہد عثمان' چودھری محمد نواز چھینہ' عبدالرزاق حسین' بشارت اللہ امجد' ریاض احمد' میاں عامر محمود ڈاکٹر رشید چودھری' نصیر احمد بھٹہ اور ڈاکٹر شوکت علی پرنسپل نے خطاب کیا اور طلبا کو علامہ اقبال کی تعلیمات کو پڑھنے' سمجھنے اور عمل کرنے کی تلقین کی۔

وفیات

لطیف احمد شیروانی کی رحلت

اقبالیات کے معروف اسکالر لطیف احمد شیروانی کراچی میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے ۔ آپ نے علامہ اقبال کی تقاریر ' بیانات اور تحریریں ' اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں شائع کیں ۔ اردو مجموعہ کا نام "حرف اقبال" تھا جبکہ شاملو کے نام سے انہوں نے علامہ کی تقاریر ' بیانات اور مضامین تدوین کے بعد انگریزی میں شائع کر کے شہرت پائی ۔

لطیف احمد شیروانی نے ۱۹۴۵ میں انڈین انسٹی ٹیوٹ آف انٹر نیشنل افیرَ نئی دہلی میں شمولیت اختیار کی ۔ تقسیم کے بعد آپ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف انٹر نیشنل افیرَ ز میں ڈپٹی سیکرٹری رہے ۔ آپ نے پاکستان ہاریزن کی بھی طویل عرصہ ادارت کی ۔ اس دوران کئی ملکی اور غیر ملکی دورے کئے ۔ کراچی یونیورسٹی میں تاریخ بین الاقوامی تعلقات اور پاکستان اسٹیڈیز کے موضوعات پر لیکچر دیتے رہے ۔ آپ ۱۹۷۷ میں اقبال صدی کی تقریبات کمیٹی کے رکن رہے اور اقبال اکادمی پاکستان کی مجلس حاکمہ اور قومی اور بین الاقوامی صدارتی ایوارڈز کی منصفین کی کمیٹیوں کے رکن رہے ۔ پاکستان اسٹڈیز اور بین الاقوامی تعلقات پر ان کی متعدد تصنیفات شائع ہو چکی ہیں ۔

پروفیسر علی عباس جلالپوری کا انتقال

ممتاز ادیب ' استاد اور ماہر اقبالیات سید علی عباس جلالپوری دسمبر ۱۹۹۸ کو طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے ۔ آپ جلالپور شریف کے سید گھرانے سے تعلق رکھتے تھے اور مختلف کالجوں میں اردو ادبیات کے استاد رہے ۔ اقبال کا علم کلام ' روایات ' فلسفہ ' فکری مغالطے ' مقالات جلالپوری ' پنجابی شاعری اور وحدت الوجود ان کی معروف کتب ہیں ۔ آپ فلسفے میں بھی گولڈ میڈلسٹ تھے ' تنقیدی اسلوب اور فلسفیانہ آہنگ کی وجہ سے ان کی کتب بڑی خرد افروز اور مقبول رہی ہیں ۔ اقبال کا علم کلام فکر اقبال پر ایک تنقیدی اور علمی کتاب ہے ۔ روایات فلسفہ ' فلسفے کے مختلف مکاتب فکر کا علمی مطالعہ ہے اور بہت عمدہ ہے ۔ اقبال کے علم الکلام کے موضوع پر احمد ندیم قاسمی صاحب کے مجلّے "فنون" لاہور میں ان کی اور بشیر احمد ڈار مرحوم کی طویل بحث بڑی دلچسپی سے پڑھی

گئی ۔

قاضی قیصرالاسلام کی وفات

جدید فلسفے پر گہری نظر رکھنے والے ممتاز مصنف اور اسکالر قاضی قیصرالاسلام ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۸ کو کراچی میں انتقال کر گئے ۔ کچھ ہی عرصہ قبل انہیں کینسر کا مرض لاحق ہوا تھا۔ قاضی قیصرالاسلام کا تعلق خیر آباد (یو ۔ پی) کے علمی گھرانے سے تھا ۔ آپ نیشنل بنک کراچی کے وائس پریذیڈنٹ کے عہدے سے ریٹائر ہوئے تھے ۔ نیشنل بنک کی لائبریری ان کے کنٹرول میں تھی ۔ جدید فلسفے پر اہم کتب کا ایک خزانہ ان کے پاس تھا ۔ فلسفے کے بنیادی مسائل کے متعدد ایڈیشن نیشنل بک فاونڈیشن اسلام آباد نے شائع کئے ۔ ان کی کتاب فلسفہ جدید کے نظریات' اقبال اکادمی پاکستان لاہور نے شائع کی ۔ تاریخ فلسفہ پر چار جلدوں میں ان کا کام اور فلسفے کی اصطلاحات پر ان کی تحقیق غیر مطبوعہ ہے آپ نے ژاں پال سارتر کی سوانح "الفاظ " کا ترجمہ بھی کیا جو ان کی وفات سے نامکمل رہ گیا ہے ۔

پروفیسر رشید احمد خان ملغانی کی وفات

ممتاز استاد اور ڈیرہ غازی خان میں ایم ۔ فل کے طلبا کے نگران پروفیسر رشید احمد خان ملغانی ۲۸ دسمبر ۱۹۹۸ کو انتقال کر گئے ۔ مرحوم اردو ادب اور اقبالیات پر گہرا عبور رکھتے تھے ۔ ڈیرہ غازی خان میں یوم اقبال کی تقریبات کے روح رواں تھے ۔ میجر شہزاد ملغانی (فرزند) کے پاس ان کی غزلیات اور مقالات موجود ہیں جو زیور طباعت سے آراستہ ہونا باقی ہیں ۔

استفسارات

علامہ اقبال نے حیدر آباد کے کتنے سفر کیے؟
بنگلور سے پی۔ ایچ ڈی کے طالب علم ظفرالاسلام ظفر کا استفسار

مخدوم گرامی ڈاکٹر وحید عشرت صاحب! کافی عرصے بعد دو ایک امور کی وضاحت کے لیے آپ کو یہ عریضہ لکھ رہا ہوں۔ یاد ہو گا کہ تقریباً پانچ سال قبل آپ نے راقم الحروف کی درخواست پر بکمال عنایت و مہربانی اپنے ایک گرامی نامے میں خطبات اقبال پر اپنے زرین خیالات سے مستفیض فرمایا تھا۔ اس کے بعد ایک دو مرتبہ آپ کو خطوط لکھے مگر افسوس، جواب سے محروم رہا۔ یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ خطوط آپ تک پہنچے بھی یا نہیں۔ اس لیے اس خط کو بذریعہ رجسٹری ارسال کر رہا ہوں۔

مخدوم گرامی! آپ کو یہ معلوم کر کے خوشی ہو گی کہ ستمبر ۱۹۹۶ میں بنگلور یونیورسٹی نے مجھے اپنے تحقیقی مقالے "علامہ اقبال کا دورہ جنوبی ہند" پر ایم فل کی ڈگری تفویض کی۔ یہ مقالہ میں نے بنگلور یونیورسٹی کے شعبہ اردو کے صدر محترم پروفیسر م ن سعید صاحب کی نگرانی میں تحریر کیا تھا۔ اب اس کام کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے "حیات اقبال میں دورۂ جنوبی ہند کی اہمیت" کے عنوان سے علامہ اقبال کے دورہ جنوبی ہند اور حیات و فکر اقبال میں اس کی اہمیت و افادیت پر ایک مکمل، جامع اور مربوط مقالہ برائے پی ایچ ڈی تحریر کر رہا ہوں جو تکمیل کے قریب ہے۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل امور پر آپ کی توجہ اور رہنمائی چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ ان استفسارات کے مفصل و مدلل جواب سے سرفراز فرما کر مشکور و ممنون فرمائیں گے۔

۱۔ علامہ اقبال نے کتنی مرتبہ حیدر آباد (دکن) کے اسفار کیے؟

مخدوم گرامی! جیسا کہ تمام متعلقین اقبالیات اچھی طرح واقف ہیں کہ علامہ اقبال نے اپنی حیات مستعار میں دو مرتبہ حیدر آباد (دکن) کا سفر کیا۔ پہلی مرتبہ ۱۹۱۰ میں اور دوسری مرتبہ جنوری ۱۹۲۹ میں۔ لیکن بعض احباب نے علامہ اقبال کے ایک اور دورۂ حیدر آباد کا تذکرہ بھی کیا ہے۔

سید عبدالواحد معینی "نقش اقبال" میں لکھتے ہیں "علامہ اقبال کا دوسرا سفر ۱۹۲۰ یا ۱۹۲۱ میں واقع ہوا۔ اس سفر کے حالات سے واقف کار اس وقت کم ہیں۔ اس قیام کے دوران علامہ کس کے مہمان رہے، کن کن اصحاب سے ملاقاتیں کیں، اس کے متعلق

کچھ معلومات فراہم نہ ہو سکیں مگر اس موقع پر علامہ کے اعزاز میں سول سروس ہال میں ایک عشائیہ ترتیب دیا گیا تھا جس میں سر اکبر حیدری بھی موجود تھے ۔ اس عشائیہ میں مولوی احمد محی الدین رضوی اور نواب فضل نواز جنگ شریک تھے ۔ نواب فضل نواز جنگ نے اپنی تقریر میں علامہ کا خیر مقدم کیا اور حاضرین کے اشتیاق کے پیش نظر علامہ کی زبان سے کچھ کلام سننے کی تمنا ظاہر کی مگر علامہ نے بات ٹال دی اور کلام سنانے پر راضی نہ ہوئے ۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ بعض احباب اس سفر کے متعلق شبہات کا اظہار کرتے ہیں ۔ مگر راقم الحروف کو جناب احمد محی الدین رضوی صاحب کے بیان پر پورا اعتماد ہے ۔ علامہ تیسری اور آخری بار ۱۹۲۹ میں حیدر آباد تشریف لائے ۔" (ص ۲۴۲ تا ۲۷۳)

لیکن سید شکیل احمد "اقبال نئی تحقیق" (ناشر اقبال اکیڈمی حیدر آباد' مئی ۱۹۸۴) میں لکھتے ہیں " پرانی حویلی ۱۵ شعبان المعظم ۱۳۲۵ھ (۱۹۰۸) حیدر آباد میں علامہ اقبال کے توسیعی لکچرز ۱۹۰۸ اور اس کے بعد دو مرتبہ علامہ اقبال کے دورۂ حیدر آباد کا تذکرہ بعض کتابوں میں ملتا ہے (ص ۶) ۔ اسی کتاب میں ڈاکٹر گیان چند "سید شکیل احمد کی دریافت" کے عنوان سے اپنے مضمون میں اظہار خیال کرتے ہوئے ۱۹۰۸ میں علامہ اقبال کے توسیعی لکچرز کو غیر مصدقہ قرار دیتے ہیں ۔

سید شکیل احمد ہی اپنی دوسری کتاب "اقبال اور حیدر آباد" (ناشر الکتاب پبلشرز ڈسٹری بیوٹرس' حیدر آباد' مارچ ۱۹۸۶) میں لکھتے ہیں ' مارچ ۱۹۱۰ تک اقبال نے حیدر آباد نہیں دیکھا (ص ۱۰) اور اس کے بعد مارچ ۱۹۱۰ کو علامہ اقبال کا پہلا سفر حیدر آباد اور جنوری ۱۹۲۹ کو دوسرا سفر حیدر آباد قرار دیتے ہیں ۔

"اردو ڈائجسٹ ہما" "نئی دہلی کے اقبال صد سالہ نمبر (اگست ۱۹۷۷) میں ڈاکٹر صابر کلوروی صاحب کی تصنیف "اقبال کی کہانی ۔ خاندانی پس منظر سے شاہی مسجد تک" کی تلخیص شائع ہوئی ہے ۔ اس کے صفحہ ۱۰۸ میں صابر صاحب نے تحریر فرمایا ہے ! "اقبال نے سب سے پہلے مارچ ۱۹۱۰ میں یورپ سے واپس آنے کے بعد حیدر آباد کا سفر کیا ۔ اس سفر میں علامہ اقبال گرامی ' مہاراجہ کشن پرشاد اور سر اکبر حیدری کی صحبتوں سے مستفید ہوئے ۔ وزیر اعظم دولت آصفیہ سے تفصیلی ملاقات ہوئی ۔ حیدر آباد کا دوسرا سفر ۱۹۱۵ میں کیا ۔ حیدر آباد میں دیگر کاموں کے علاوہ عالمگیر کے مزار کی زیارت بھی کی ۔ اس سفر میں آپ کے ساتھ آپ کے بھائی شیخ عطا محمد بھی تھے جو عالمگیر کے مزار کے اندر جانے سے اس لیے کترا رہے تھے کہ بقول ان کے ان کی داڑھی غیر مشروع تھی ۔ واپسی پر سر کشن پرشاد انہیں رخصت کرنے کے لیے بنفس نفیس ریلوے اسٹیشن پر آئے ۔ وہ کچھ تحائف علامہ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے تھے لیکن اس کے ساتھ انہیں یہ ڈر بھی تھا کہ علامہ کی

خود دار طبیعت اسے قبول نہیں کرے گی لیکن اس الجھن کو سلجھانے کی ترکیب بھی ان کے ذہن رسا نے نکال لی۔ وہ علامہ سے کافی دیر تک گفتگو کرتے رہے جب گاڑی روانہ ہونے لگی تو انہوں نے فوراً سب تحائف علامہ کے ڈبے میں رکھوانے شروع کر دیئے۔ علامہ نے اپنی عادت کے مطابق ان تحائف کو واپس کرنے کے لیے کافی کوشش کی مگر مہاراجہ نے سلام کرتے ہوئے صرف اتنا کہا کہ یہ میری طرف سے حقیر تحفے ہیں انہیں قبول فرما لیجئے اور خود وہاں سے کھسک گئے۔ اتنے میں گاڑی بھی اسٹیشن سے باہر نکل گئی"

مخدوم گرامی! میں آپ سے استفسار کرنا چاہتا ہوں کہ کیا علامہ اقبال نے مارچ ۱۹۱۰ اور جنوری ۱۹۲۹ کے علاوہ بھی کبھی حیدر آباد کا سفر کیا تھا؟ اگر کیا ہے تو براہ کرم اس کی ساری تفصیل کے ساتھ اس کے ماخذ کی نشاندہی فرمائیں نیز اس سفر حیدر آباد کے تعلق سے جو بھی مواد ہو ان کی زیرکس کاپیاں ارسال فرمائیں۔ احقر اس عنایت کے لیے آپ کا ہمیشہ مشکور و ممنون رہے گا۔

۲۔ روزنامہ انقلاب لاہور میں جنوری ۱۹۲۹ کے دوران "ہمسفر" کے نام سے علامہ اقبال کے دورہ جنوبی ہند کی روز بروز کی روئیدادیں شائع ہوئیں۔ چونکہ اس سفر میں چودھری محمد حسین اور عبداللہ چغتائی دونوں علامہ اقبال کے ہمسفر تھے اس لیے یہ اشتباہ پیدا ہوتا ہے کہ ان دو اصحاب میں وہ ہمسفر کون تھے جو مولانا غلام رسول مہر کو سفر کے حالات لکھ کر روزنامہ انقلاب کے لیے ارسال کرتے رہے؟۔ محترم جسٹس جاوید اقبال نے اپنی معرکتہ الآرا کتاب "زندہ رود" جلد ۳ ص ۳۵۳ میں اور احقر کے نام اپنے کرم نامے محررہ ۵ نومبر ۱۹۸۸ میں اور جناب محمد سہیل عمر نے اپنے گرامی نامے محررہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۹۳ میں اس ہمسفر کا نام ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی لکھا ہے۔ اسی طرح محمد رفیق افضل "گفتار اقبال" میں اقبال کے روزنامہ "انقلاب" میں مطبوعہ سفرنامے کو "علامہ اقبال جنوبی ہند میں" کے عنوان سے مرتب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ عبداللہ چغتائی ہمسفر کے فرضی نام سے انقلاب کو خطوط لکھتے رہے۔ لیکن محمد عالم مختار حق نے روزنامہ انقلاب ہی کی تفصیلات کو "نقوش" کے اقبال نمبر (۱۹۷۷) میں "علامہ اقبال کے سفر کی روئیداد اور خطبات" کے عنوان سے مکرر شائع کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "اس تحریر میں علامہ کے جو ہمسفر تھے وہ چودھری محمد حسین تھے" مولانا غلام رسول مہر کا ایک مکتوب میسور کے محقق سلیم تمنائی کے نام بنگلور کے "ماہنامہ نشتر" کے اقبال نمبر (فروری ۱۹۷۸) میں شائع ہوا ہے۔

اس میں مہر صاحب لکھتے ہیں "چودھری محمد حسین مرحوم نے کوئی خاص سفرنامہ نہیں لکھا۔ علامہ مرحوم کے سفر کے سرسری حالات بیان کر دیئے تھے اور وہ اس زمانے میں چھپ گئے۔ یہ یاد نہیں کہ انقلاب کی کس اشاعت میں چھپے تھے۔ اوائل ۱۹۲۹ کی فائل

دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے " چودھری محمد حسین مرحوم علامہ کے دورہ جنوبی ہند کی تمام مصروفیات اور تقاریر کو اسی وقت قلمبند کر دیا کرتے تھے ۔ اس امر کی تصدیق علامہ کے دورہ جنوبی ہند کے منتظم عبدالحمید حسن سیٹھ کے ایک اخباری بیان سے بھی ہوتی ہے ۔ مدراس کے انگریزی روزنامہ " جسٹس " مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۲۹ میں علامہ کے دورہ مدراس پر ایک مضمون میں وہ لکھتے ہیں : میں چودھری محمد حسین ایم اے (پنجاب) کا بیحد ممنون ہوں جنہوں نے تمام تقاریر کو من و عن بہترین انداز میں نقل کیا ہے ۔ اردو اور انگریزی سپاسناموں کے جواب میں سر محمد اقبال کی تقاریر کا انگریزی ترجمہ چودھری صاحب کی تحریروں ہی سے ماخوذ ہے " واضح رہے کہ چودھری صاحب سفرنامہ مدراس لکھنے کا ارادہ رکھتے تھے جس کا ذکر علامہ اقبال نے محمد عبدالجمیل بنگلوری (راقم الحروف کے والدین کے ماموں) کے نام اپنے مکاتیب میں کیا ہے (دیکھئے " اقبال نامہ " حصہ دوم ص ۸۹ تا ۹۳) ۔ ذرا روزنامہ انقلاب میں مطبوعہ سفر کی روئیداد سے مندرجہ ذیل اقتباسات ملاحظہ فرمائیے ۔ مراسلہ نگار ہمسفر لکھتے ہیں : " جنوبی ہند کو دیکھ کر اور یہاں کے لیے علامہ اقبال کے مقاصد سفر کو مدنظر رکھ کر ہی اور مستقل سفرنامہ کو ترتیب دینے کی ضرورت محسوس کرنے لگا ہوں " (نقوش اقبال نمبر ص ۵۵۲) ۔ ایک دوسری جگہ مدراس کی معزز خاتون کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں " ان کا نام میں اس خط میں نہیں دیتا نہ ان کے شوق زیارت کے حالات قلمبند کرتا ہوں ۔ یہ سفرنامے کا مضمون ہے " (ایضاً " ص ۵۵۲)

مخدوم گرامی ! مندرجہ بالا اقتباسات کی روشنی میں آپ کا کیا خیال ہے کہ یہ ہمسفر' کون تھے ؟ چودھری صاحب یا ڈاکٹر چغتائی ؟ کیا ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی کا کوئی ایسا مضمون شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے تصدیق کی ہو کہ " ہمسفر " وہ خود تھے ؟ اس سفر سے متعلق ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی نے جو مضامین " اقبال کی صحبت میں " اور " متعلقات خطبات اقبال " میں لکھے ہیں ۔ ان میں اور انقلاب کے سفرنامے میں اگر کوئی مشابہت یا یکسانیت پائی جاتی ہے تو اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ڈاکٹر چغتائی نے اپنے مضامین لکھتے وقت " انقلاب " کے سفرنامے سے استفادہ کیا ہو ۔ انقلاب کے سفرنامے اور چغتائی صاحب کے مضامین میں کسی قسم کی یکسانیت سے یہ سمجھ لینا کہ تمام مضامین ایک ہی شخص کے لکھے ہوئے ہیں ' کیا ایک محقق کے لیے مناسب بات ہوگی ؟ براہ کرم ان امور پر تفصیلی جواب سے مستفیض فرمائیں ۔ اس میں آپ کو زحمت تو ہوگی لیکن میرے لیے یہ ایک احسان عظیم ہوگا ۔ محترم جسٹس جاوید اقبال صاحب نے " زندہ رود " میں ایک جگہ چودھری محمد حسین صاحب کی کسی یادداشت کا حوالہ دیا ہے جو ان کے صاحبزادے کے پاس محفوظ ہے ۔ کیا یہ یادداشت کتابی شکل میں منظر عام پر آچکی ہے ؟ کیا اس میں دورۂ جنوبی ہند کا کوئی تذکرہ موجود ہے ؟ براہ کرم چودھری صاحب کے صاحبزادے کا نام اور پتہ ارسال

فرمائیں ۔

میری اس خواہش کے باوجود کہ اختصار سے کام لوں خط کافی طویل ہو گیا ہے ۔ آپ کے قیمتی وقت میں دخل اندازی پر معذرت خواہ ہوں ۔ آپ کے عنایت نامہ کا بے چینی سے منتظر ۔

نیاز مند
ظفر الاسلام ظفر
بنگلور

محترم ظفر الاسلام ظفر صاحب
اسلام علیکم :۔

آپ کا یہ خط پتہ درست نہ ہونے کی بنا پر پرانے پتوں پر سے ہوتا ہوا اقبال اکادمی کے نئے دفتر پہنچا ہے ۔ آپ نے چونکہ پرانے پتوں پر خط لکھے لہذا وہ مجھے نہیں ملے ۔

"علامہ اقبال کے دورۂ جنوبی ہند" پر ایم فل کی ڈگری آپ کو مبارک ہو ۔ ممکن ہو سکے تو اس مقالے کی فوٹو کاپی اقبال اکادمی پاکستان کو روانہ فرمائیں تاکہ اگر ہم اس کی اشاعت نہ بھی کر سکے تو اقبال لائبریری میں تحقیق کار اس سے استفادہ کر سکیں گے ۔ یہ بھی خوشی کی بات ہے کہ آپ دورۂ جنوبی ہند کی اہمیت کے عنوان سے پی ۔ ایچ ڈی کا مقالہ تحریر کر رہے ہیں ۔یقیناً یہ مقالہ تحقیق کے کئی نئے گوشے سامنے لائے گا ۔

جہاں تک علامہ اقبال کے حیدر آباد کے اسفار کا تعلق ہے وہ ابھی تک دو ہی متحقق ہیں یعنی ۱۹۱۰ میں اور جنوری ۱۹۲۹ میں ان دونوں اسفار کی واضح شہادتیں موجود ہیں ۔ تیسرے سفر کا ذکر صرف سید عبدالواحد معینی نے کیا ہے اور وہ بھی یقین نہیں رکھتے کہ یہ ۱۹۲۰ میں ہوا یا ۱۹۲۱ میں ۔ دوسرے اس سفر کا مدعا اور مقصد بھی معلوم نہیں ' صرف تین افراد اس میں موجود بتائے گئے ہیں اور عبدالواحد معینی کو یہ بات بھی احمد محی الدین رضوی نے بتائی ہے ۔ پھر اسی سفر کے بارے میں اکثر احباب کو شبہ بھی ہے ۱۹۲۰ اور ۱۹۲۱ میں علامہ اقبال اپنی شہرت کی بلندیوں پر تھے یہ نہیں ہو سکتا کہ علامہ صاحب پنجاب سے حیدر آباد آئے ہوں اور صرف احمد محی الدین رضوی کو ہی پتہ ہو ۔ یہ محض افسانہ ہے یا کسی غلط فہمی کا نتیجہ ؟ جب تک واضح ثبوت دستیاب نہ ہوں اس پر یقین نہیں کیا جا سکتا جبکہ اس کی روایت کرنے والا سید عبدالواحد معینی جیسا غیر ثقہ راوی ہو بقول

ڈاکٹر عبداللہ چغتائی یار لوگوں نے اپنی اہمیت بڑھانے کے لیے بھی بعض ایسے ہی واقعات اپنی طرف سے گھڑ لیئے تھے ۔ ڈاکٹر عبداللہ چغتائی نے مجھے خود بتایا کہ اقبال کے بارے میں ان کے بعض قریبی حضرات کی اکثر داستانیں غلط اور بے معنی ہیں اور محض اپنا قد اونچا کرنے کی کہانیاں ہیں ۔ جب تک آپ کی تحقیق کے واضح ثبوت سامنے نہیں آتے ۔ میں اس تیسرے سفر کو قبول کرنے کو تیار نہیں کیونکہ یہ روایت اور درایت دونوں کے اصولوں کے منافی ہے ۔ اقبال اور حیدر آباد پر لکھنے والوں نے اس سفر کا کہیں تذکرہ نہیں ۔ خود حیدر آباد کے آثار سے بھی اس بارے کچھ معلوم نہیں ہوا ۔ اگر ڈاکٹر صابر کلوروی پر اعتماد کیا جائے کہ علامہ نے دوسرا سفر ۱۹۱۵ میں کیا تو اقبال کے حیدر آباد کے چار سفر بن جاتے ہیں پہلا ۱۹۱۰ میں دوسرا ۱۹۱۵ میں اور تیسرا ۱۹۲۰ / ۱۹۲۱ میں اور چوتھا ۱۹۲۹ میں ۔ یعنی ہر پانچ چھ سال بعد علامہ حیدر آباد آتے رہے ۔ جبکہ ۱۹۱۵ تا ۱۹۲۷ تک کا علامہ کا زمانہ انتہائی مصروفیات کا دور ہے ۔ علامہ کے لیے ۱۹۱۵ اور ۱۹۲۰ میں سفر کا کوئی امکان نظر نہیں آتا ممکن ہے کہ علامہ اقبال کو لیکچر کی دعوت نہ ہوتی تو وہ ۱۹۲۹ میں بھی حیدر آباد نہ جاتے ۔ میرے خیال میں ۱۹۱۰ اور ۱۹۲۹ کے علاوہ علامہ نے حیدر آباد کا کوئی سفر نہیں کیا ۔ صرف انہی دو سفروں کے مقاصد اور معلومات واضح ہیں ۔

ہم سفر کے نام کا زیادہ اشتباہ چودھری محمد حسین پر ہی جاتا ہے کیونکہ وہ سفر کے نوٹس بھی لیا کرتے تھے اور انقلاب کو خبر کے لیے مواد بھی فراہم کرتے تھے ۔ اور سفر حیدر آباد میں علامہ بطور خاص انہیں ساتھ لے گئے تھے ۔ وہ ویسے بھی پریس ڈیپارٹمنٹ سے متعلق رہے تھے ۔ ڈاکٹر عبداللہ چغتائی غالباً" یہ کام نہ کر پاتے ۔ چودھری صاحب زیادہ تیز اور ان تھک تھے ۔ ممکن ہے کہ وہ اس طریقے سے اپنے محکمے کو بھی علامہ کے اسفار اور ان کے مقاصد سے باخبر کرتے ہوں ۔

ڈاکٹر وحید عشرت

IQBAL ACADEMY PAKISTAN
LIBRARY
Acc. No. 23025
LAHORE